سیّد حیدر بخش حیدری

پیدایش: ۱۷۶۸ء

وفات: ۱۸۲۳ء

تصانیف: آرائشِ محفل، گُلِ مغفرت، گلشنِ ہند، توتا کہانی

چار مال دار

حاصلاتِ تعلُّم: اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: ۱-ادبی مطالعے کی روشنی میں خود بھی ادب تخلیق کر سکیں۔ ۲- تھیسارس (Thesaurus) کا استعمال بہ طور استدلال کر سکیں۔ ۳-ادبی اور اصطلاحی محضر کے بارے میں اپنا ذاتی نقطۂ نظر پیش کر سکیں۔ ۴-نسبتاً اعلیٰ استحسانی اور تنقیدی گفتگو سن کر اپنی رائے قائم کر سکیں۔

جب سورج چھپا اور چاند نکلا، خجستہ باسینۂ پُر سوز، چشم گریاں، روتی، آہیں بھرتی ہوئی توتے کے پاس گئی اور کہنے لگی ''اے سبز پوش توتے! میں غم سے موئی جاتی ہوں اور تو ہر ایک شب میری نصیحت اور گفتگو سے کھو دیتا ہے:

توتے نے کہا: ''اے خجستہ! یہ کیا کہتی ہے۔دوستوں کی بات مانا(ماننا) چاہیے کیوں کہ جو کہنا دوستوں کا نہیں مانتا، وہ خراب ہوتا ہے اور پشیمانی کھینچتا ہے، جس طرح سے ایک شخص پشیمان ہوا تھا۔'' خجستہ نے کہا: ''میرے اچھے توتے! میں صدقے تیرے، وہ کون سی نقل ہے، کہہ۔''

توتا بولا کہ شہر بلخ میں کسی وقت چار یار مال دار رہتے تھے۔اتفاقاً وے (وہ) چاروں مفلس ہو کر ایک حکیم کے پاس گئے اور ہر ایک نے اپنا اپنا احوال اس کے آگے ظاہر کیا۔تب حکیم کو ان کے اوپر رحم آیا اور ایک ایک مہرہ حکمت کا ان چاروں کو دے کر کہا کہ یہ ہر ایک مہرہ اپنے اپنے سروں پر رکھ لو اور چلے جاؤ۔جس کے سر کا مہرہ جس جگہ گرے، وہ اس جگہ کو کھودے۔جو اس میں سے نکلے، وہ اس کا حق ہے۔

آخر وے (وہ) چاروں ہر ایک مہرہ اپنے اپنے سر پر رکھ کر ایک طرف کو چلے۔جب کئی کوس گئے، ایک کے سر کا مہرہ گرا۔اس نے جو اس جگہ کو کھودا تو تانبا نکلا۔اس نے ان تینوں سے کہا کہ میں اس تانبے کو سونے سے بہتر سمجھتا ہوں۔اگر تمھارا جی چاہے تو میرے ساتھ یہاں رہو۔انھوں نے کہنا اس کا نہ سنا اور آگے بڑھے۔تھوڑی دور گئے تھے کہ دوسرے کے سر کا مہرہ گرا اور ان نے جو وہ زمین کھودی تو روپا نکلا۔تب اس نے ان دونوں سے کہا ''تم ہمارے پاس رہو، یہ روپا بہت ہے، زندگی گزر جائے گی، اس کو اپنا ہی سمجھو۔'' انھوں نے اس کا کہنا نہ مانا اور آگے بڑھے کہ تیسرے کے سر کا مہرہ گرا اور ان نے بھی جو

وہ زمین کھودی تو سونا نکلا۔ تب خوش ہو کر چوتھے سے کہنے لگا کہ اس سے اب کوئی چیز بہتر نہیں ہے۔ چاہتے ہیں کہ ہم تم یہیں رہیں۔ اس نے کہا ''میں آگے جاؤں گا تو جواہر کی کان پاؤں گا، یہاں کیوں رہوں۔'' یہ کہہ کر آگے چلا۔ جب قریب ایک کوس کے پہنچا، تب اس کا بھی مہرہ گرا۔ اسی طرح جو اس نے وہ جگہ کھودی تو لوہا نکلا۔ یہ حالت دیکھ کر نہایت شرمندہ ہوا اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ میں نے کیوں سونے کو چھوڑا اور اپنے یار کا کہنا نہ مانا۔ سچ ہے:

سُخن دوست کا جو نہیں مانتے
وہ خاکِ پشیمانی ہیں چھانتے

اس لوہے کو چھوڑ کر وہ اس شخص کے پاس گیا جس نے سونے کی کان نکالی تھی۔ وہاں نہ اس کو پایا نہ سونا ہاتھ آیا۔ تب تیسرے روپے والے کے پاس گیا، اسے بھی نہ پایا۔ پھر وہاں سے تانبے والے کے پاس پہنچا، اسے بھی نہ پایا۔ تب اپنی قسمت کو رویا اور کہنے لگا کہ زیادہ قسمت سے کوئی نہیں پاتا۔ وہ پھر حکیم کے گھر گیا، اسے بھی وہاں نہ پایا۔ تب وہ بے چارہ نہایت پشیمان ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا:

کس سے کہیے کہ کیا کِیا ہم نے
جو کِیا سو بُرا کِیا ہم نے

جب یہ کہانی توتے نے تمام کی، تب خجستہ سے کہا ''جو دوستوں کی بات نہیں مانتا، وہ ویسا ہی پچھتاتا ہے۔'' یہ سخن سنتے ہی خجستہ نے چاہا کہ چلوں، وو نھیں (وہیں) صبح ہو گئی اور مرغ نے بانگ دی۔

(ماخوذ از: توتا کہانی)

مشق

سوال ا: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) اس داستان میں چار مال دار کس شہر کے رہنے والے تھے؟
(ب) اس داستان میں خجستہ کون ہے؟
(ج) خجستہ نے توتے کو "سبز پوش" کیوں کہا؟
(د) دوسرے شخص کے زمین کھودنے سے کیا نکلا؟
(ہ) جواہر کی کان کا لالچ کس کو تھا؟
(و) جو لوگ دوستوں کی بات نہیں مانتے، اُن کا انجام کیا ہوتا ہے؟

سوال ۲: درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

پشیمان – مفلس – مہرہ – حکمت – روپا – جواہر – کان – خجستہ – بانگ

سوال ۳: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱- خجستہ کو داستان سنائی:

(الف) کبوتر نے (ب) مینا نے (ج) توتے نے (د) کویل نے

۲- چاروں مفلس گئے:

(الف) ڈاکٹر کے پاس (ب) عامل کے پاس (ج) حکیم کے پاس (د) توتے کے پاس

۳- حکیم نے چاروں کو دیا:

(الف) مہرہ (ب) روپا (ج) کشتہ (د) لوہا

۴- "کس سے کہیے کہ کیا کیا ہم نے + جو کیا سو بُرا کیا ہم نے" اس شعر میں شعری صنعت ہے:

(الف) تضاد (ب) تکرار (ج) تلمیح (د) استفہام

۵- اس سبق میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ:

(الف) ہمت نہیں ہارنی چاہیے (ب) لالچ بُری بلا ہے

(ج) دوستوں کی بات ماننا چاہیے (د) لوہا سب سے اچھی چیز ہے

سوال ۴: درج ذیل اقتباسات کی تشریح بہ حوالہ سیاق و سباق کیجیے:

(الف) ”توتے نے کہا: ”اے خجستہ! یہ کیا کہتی ہے۔ دوستوں کی بات مانا (ماننا) چاہیے کیوں کہ جو کہنا دوستوں کا نہیں مانتا، وہ خراب ہوتا ہے اور پشیمانی کھینچتا ہے۔“

(ب) ”میں آگے جاؤں گا تو جواہر کی کان پاؤں گا، یہاں کیوں رہوں۔“ یہ کہہ کر آگے چلا۔ جب قریب ایک کوس کے پہنچا، تب اس کا بھی مہرہ گرا۔ اسی طرح جو اس نے وہ جگہ کھودی تو لوہا نکلا۔ یہ حالت دیکھ کر نہایت شرمندہ ہوا اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ میں نے کیوں سونے کو چھوڑا اور اپنے یار کا کہنا نہ مانا۔“

سوال ۵: ایسی کہانی بیان کیجیے جو سبق آموز ہو۔

☆ **داستان:** داستان طویل غیر اصلی قصے کو کہتے ہیں جو تفریحِ طبع کے لیے تخلیق کیا گیا ہو۔ دل چسپی، اثر انگیزی، حیرت و استعجاب داستان کے لازمی عناصر ہیں۔ داستان میں تخیل کی کار فرمائی، رومان کے رنگ اور مافوق الفطرت عناصر حیرت و استعجاب اور دل چسپی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ داستان انسان کی عجیب و غریب آرزوؤں اور تمناؤں کا مظہر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے عہد کی ثقافتی دستاویز بھی ہے۔

سرگرمیاں

۱- معلم کے مشورے سے طلبہ چند عمدہ داستانیں / کہانیاں پڑھ کر خود بھی کوئی قصہ تخلیق کریں گے۔

۲- استاد کے دیے گئے نئے الفاظ کے معنی اور اُن کے مترادف الفاظ طلبہ تھیسارس کے ذریعے تلاش کرنے کی مشق کریں گے۔

برائے اساتذہ

اس داستان کی ادبی قدر و قیمت بتا کر طلبہ سے گفتگو کیجیے تاکہ اُن کی تفہیمی صلاحیت بڑھے اور انھیں اپنی رائے کا اندازہ بھی ہو سکے۔